# مطالعہ اور عمل

## ایک فعال نصابِ تعلیم کا مطالعہ

خوش قسمتی سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کا وہ خطاب نظر سے گذرا جو طلبا میں دعوتی مزاج ...شکیل کے بارے میں تھا۔ اس تقریر کو پڑھ کر میں پھڑک اٹھا کیونکہ محترم نے نئے تعلیمی فلسفہ کو روحانی قالب ...ڈھال کر پیش کیا۔ درحقیقت مطالعہ اور عمل کا تعلیمی کردار اسلاف سے چلا آرہا ہے مگر حالیہ دور میں اس کو نئے ...تکنیکی انداز سے پیش کیا جارہا ہے۔ دورانِ کلام مولانا نے ارشاد فرمایا۔ "ہم یہاں آپ کو ایک حقیقت سے ...رکرنا چاہتے ہیں کہ ایک چیز ہوتی ہے فیکٹر (FACTOR) دوسری چیز ہوتی ہے ایکٹر (ACTOR) عام طور پر ...ھ لیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں صرف اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے، اثر ڈالنے کی نہیں۔ لیکن عرصہ سے ہمارا تعلیمی ...م چاہے مدارس عربیہ کا ہو یا انگریزی اسکولوں کا اسی غلط فہمی کا شکار رہے، مغرب نے اپنے بچوں کو عمل کرنا ...النا اور مطالعہ میں ڈوب جانا سکھایا اس لیے وہ تعلیمی دنیا کے صفِ اوّل میں داخل ہوگئے۔ اس کے برخلاف ...آزادی کے بعد قیودِ علم وعمل سے بھی آزاد ہوگئے۔

میں چند مثالیں پیش کررہا ہوں اس سے اندازہ ہوگا کہ ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کو اوائل عمر سے ہی مطالعہ ...عمل کے میدان میں کس طرح داخل کیا جاتا ہے۔ اور یہاں ہمارے بچے ابھی کتنا پیچھے ہیں۔

...ق مطالعہ:- برٹش اسکول کی ایک لڑکی کو میں نے دیکھا جو سینئر کیمبرج (SENiAR CAM-BRI... -کا امتحان دینے والی تھی اس کے پاس تقریباً سو کتابوں کی لائبریری تھی کتابیں متنوع عنوانات پر ...ں یہاں تک کہ ایک کتاب ۲ ہزار پہیلیوں کی بھی تھی اپنے یوم پیدائش کے تحفوں میں کتابیں ہی لینا پسند کرتی ...امتحان کا نتیجہ آیا تو اس کا اے یا لم جتنے بھی مضامین تھے سب میں ڈسٹنکشن (DiSTiNCTioN) ...ور ایک مضمون میں اس کا اسکور (SCORE) سو فیصدی تھا۔

اس درجہ کے طلبا کو وہاں ریسرچ پروجیکٹ (تحقیقی مقالہ نویسی) دیتے جاتے ہیں۔ ایسے پروجیکٹ جو زندگی ...سے بہت قریب ہوں، اسی لڑکی کے پاس ایک پروجیکٹ پارکنگ لاٹ میں آنے والی کاروں کے بارے میں تھا۔

میں نے جب اس پروجیکٹ کا خاکہ دیکھا جو لڑکی نے تیار کیا تھا تو میں حیرت میں پڑ گیا، کیونکہ میں نے تو ایسا خاکہ اس وقت تیار کیا تھا جب میں گورنمنٹ آف انڈیا کی ریسرچ پروگرامس کا ایک پروجیکٹ کر رہا تھا۔ اس وقت میں پرنسپل ہو چکا تھا۔

**ایک واقعہ:** میرے ایک ساتھی انگریزی کے ایم اے تھے اور پڑھتے بہت تھے انگریزی لٹریچر پر ان کو بڑا عبور تھا۔ آئی سی ایس کے امتحان میں شریک ہوئے انٹرویو الٰہ آباد میں ہوا ایک انگریز ٹنکر (TINKER) نامی چیئرمین تھا۔ ان کو انگریزی لٹریچر کا ایم اے دیکھ کر سوالات کی بھرمار کر دی اور جو جواب یہ دیتے اس کو غلط کہہ اور اس کی تنقیص کرتا لیکن انہیں اپنے مطالعہ پر اعتماد تھا اس لیے مرعوب نہیں ہوتے اور اپنے جواب کے حق میں دلائل پیش کرتے رہے...... آخر میں اس نے جھنجھلا کر کہا کہ ایسے نامعقول جوابات میں نے کبھی نہیں سنے تھے۔ انٹرویو ختم ہو گیا۔ واپس آئے تو ان کا منہ لٹکا ہوا تھا کہنے لگے کہ ٹنکر سے جھگڑا ہو گیا۔ اس نے میرے دلائل کو نہیں مانا اور جھلا گیا لیکن جب نتیجہ آیا تو ان کا نام کامیابیوں کی فہرست میں تھا اور معلوم ہوا کہ انٹرویو میں ان کو دو سو نمبر میں دو سو ۲۰۰ نمبر ملے تھے مطالعہ پر اعتماد کی یہ ایک زندہ مثال ہے۔

**مطالعہ استاد کا حق ہے:** کسی وقت الٰہ آباد کے ٹریننگ کالج میں ایک سیمینار ہو رہا تھا اس میں امریکہ کے کسی پرائمری اسکول کا ایک ٹیچر شریک تھا۔ وہ تھا تو عمرانیات کا طالب علم مگر سائنس، فلسفہ، تواریخ، لٹریچر وغیرہ ایسے وثوق سے بولتا تھا کہ ہمارے یہاں ماہرین اساتذہ بھی حیرت زدہ ہو گئے اس کے برخلاف ہمارا استاد تو اپنے مضمون پر بھی اعتماد اور وثوق سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ وہ بیچارہ تو اسی دن سے تارک مطالعہ ہو جاتا ہے جس دن سے ملازمت کا پروانہ اس کو ملتا ہے اور ہمارے پرائمری اسکول کا استاد تو اپنے مضامین سے بھی بے بہرہ ہوتا ہے۔ اخبار تک پڑھنا اسے گوارا نہیں ہے۔

**ایک مطالعہ کا ذوق:** امریکی اسکولوں میں بچوں کو کتب بینی کا بہت ذوق پیدا کیا جاتا ہے ایک لڑکی جو درجہ گیارہ میں پڑھ رہی تھی، ہر روز ایک گھنٹے کے لیے محلہ کی پبلک لائبریری میں جاتی تھی کیونکہ اسے جن موضوعات پر مضامین تیار کرنا تھا اس کے لیے لائبریری کا سفر ضروری تھا پھر اس کو ہفتہ میں ایک دن کتابیں تقسیم (SHE...) کرنے کا کام بھی دیا جاتا تھا تاکہ اس کی نظر لائبریری کی بہت سی کتابوں پر پڑ جائے وہاں ان تجربات کے مارکس میرٹ (MRIT) لانے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

**ذوق تجسس:** امریکہ میں چھوٹی ہی عمر سے بچوں کو تفکر کا عادی بناتے ہیں ایک خاتون ٹیچر نے اسلامک سنڈے کے بچوں کے سامنے قرآن پاک کا یہ حکم رکھا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ پھر بچوں سے کہا کہ تم خود بتاؤ کہ کیوں ڈرنا چاہیئے، بچوں نے طرح طرح جوابات دیئے، مگر ایک بچے نے جو جواب دیا وہ قابل تحسین ہے اس نے کہا

"میں اپنے والدین سے اس لیے ڈرتا ہوں کہ اگر وہ ناراض ہو گئے تو مجھے چاکلیٹ لاکر کون دے گا اور اللہ سے میں اس لیے ڈرتا ہوں کہ اگر اللہ ناراض ہو گئے تو یہ اچھی اچھی چیزیں جو مل رہی ہیں کون دے گا"

ایک بار انگلستان کی تعلیم یافتہ ایک خاتون نے کہا کہ "میرا چار سالہ بچہ یہ کہتا ہے کہ اللہ کہاں ہے ، مجھے دکھائیے میں اسے کیا جواب دوں میری سمجھ میں نہیں آتا" اس وقت مجھے علامہ اقبال کا یہ شعر یاد آگیا ؎

ما تُرا جوئیم و تو از دیدہ دور
نے غلط ما کور و تو اندر حضور

تو میں نے بچے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ "بیٹے ! کیا تم اپنی ناک کو دیکھ رہے ہو؟" جواب ملا نہیں۔ پھر میں نے اسے ایک بہت دور کی جگہ کا اشارہ کر کے پوچھا "کیا تم اسے دیکھ رہے ہو؟" جواب ملا نہیں تو اب سمجھ لو میں نے کہا کہ اللہ تمھاری آنکھوں سے اتنے قریب ہیں کہ ان کو دیکھنا ناممکن ہے، اور تم سے اتنی دور ہیں کہ اس دوری تک ابھی تمھاری نظر نہیں دیکھ سکتی۔ اس لیے تم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے۔ مگر ہیں وہ تمھاری آنکھ میں موجود ہے۔

ایک بار ہوسٹن میں ایک کتاب بلیک ہول (BLACK HOLE) پر پڑھا تھا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں اس کا خلاصہ کرنا چاہتا ہوں ، مگر وقت میرے پاس نہیں ہے ، میرے قریب ایک بچہ کھڑا تھا جس نے درجہ ۵ کا امتحان دیا تھا، اس نے فوراً کہا کہ میں اس کا خلاصہ تیار کر کے ابھی لاتا ہوں میں حیرت میں پڑ گیا۔ مگر واقع ۱۵ منٹ میں اس نے ایک ٹائپ کیا ہوا کاغذ میرے سامنے رکھ دیا یہ کاغذ اس وقت بھی میرے فائل میں موجود ہے۔ یہ خلاصہ تیار کرنے میں اس نے کمپیوٹر کا استعمال کیا اور فوراً میرے پاس لے آیا یہ بچہ ریاضیات (MATHS) میں اتنا تیز ہے کہ درجہ چھ کا طالب علم ہونے کے باوجود اس کو اجازت دی گئی ہے کہ اس مضمون میں درجہ سات میں بیٹھے۔

اس طرح کی ٹکنیک اور ترغیبات سے ہمارے بچے محروم ہیں۔

**محنت کا جائزہ** :۔ ترقی یافتہ ممالک میں ہر منصوبے یا محنت کا جائزہ لینا بہت ضروری سمجھتے ہیں تاکہ عمل کی خامیاں ابھر کر سامنے آجائیں۔ وہ لوگ ہر ذمہ دار شخص یا منصوبہ یا ادارہ کے کردار کا جائزہ وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں ہمارے یہاں جائزے کا خانہ خالی ہے اس لیے ہمیں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہماری محنت کا تاثر کیا ہے اور اخراجات کے تناسب میں نفع بخش ہوتی یا نہیں۔ یہاں جو دھر اچل پڑا وہ چل پڑا۔ خلاء اور کھائیاں پر کرنے کا کوئی نظام نہیں ہے۔ قدیم روش پر اڑے رہنا ہمارا روایتی مزاج ہے

**ایک تجربہ** :۔ لائبریری کا ذوق کتب بینی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ مجھے یہ ذوق ورثہ میں ملا ہے میرے والد مرحوم اگرچہ پولیس کے ملازم تھے مگر ان کے پاس لائبریری بہت اچھی تھی اور بعض مکاتب کو ان کی تاکید تھی کہ

جو بھی نئی کتاب اسلام یا سیرت پاک پر آتی وہ ان کے پاس بلا آرڈر کے بھیج دی جاتی۔ اقبالیات کے بھی وہ بڑے شوقین تھے جب وہ سونے جاتے تھے تو مجھ کو بلا کر فرماتے تھے کہ کچھ مجھے پڑھ کر سناؤ تاکہ میں سو جاؤں۔ سیرۃ النبی (شبلی نعمانی) کے بیشتر حصے میں نے ان کو اس وقت پڑھ کر سنائے تھے جب میں اسکول کا طالب علم تھا۔ وہ ذوق اب بھی میرے ساتھ ہے اور ایک چھوٹی سی لائبریری میرے گھر میں ہے میرے بیٹے اور بہوؤں کے پاس بھی الگ الگ لائبریری ہے۔

میں جب الہ آباد یونیورسٹی کے مسلم ہاسٹل میں مقیم تھا تو پہلے ہی سال میں لائبریرین چن لیا گیا میں نے لائبریری کی تنظیم بڑے ذوق و شوق سے کی جھاڑ پونچھ سے لے کر کتابوں کی تقسیم تک ہر کام میں اپنے ہاتھ سے کرتا جب میرے سب ساتھی کھیل کے میدان میں ہوتے تو میں لائبریری میں پایا جاتا۔ میرے ذوق اور تنظیم کو دیکھ کر مولانا نامی (جو ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے) اتنا خوش ہوئے کہ انہوں نے چار سو روپئے کا عطیہ نئی کتابیں خریدنے کے لیے پیش کیا۔ اب وہاں ایک تنخواہ دار جز وقتی لائبریرین ہے اور اکثر لائبریری بند رہتی ہے۔

یہی ذوق میرے ساتھ اسلامیہ کالج گیا۔ وہاں میں نے لائبریری کی خوب توسیع کی۔ سر عبدالرؤف سکشن اور سر شفاعت احمد خاں سکشن کے دو اہم ذخیروں کا اضافہ کیا۔ تاریخ کے سکشن میں مطالعہ کے لیے یونیورسٹی سے ریسرچ اسکالر آنے لگے، ہر کلاس کے بچوں کے لیے الگ الگ سکشن تیار کیے ہفتہ میں کم سے کم ایک دن ہر کلاس کے لیے لائبریری کا دن ہوتا تھا۔ بچوں کو کتاب کے بارے میں کچھ لکھنے کی بھی ترغیب دی جاتی تھی۔ اگر کچھ نہ لکھ سکیں تو کتاب کا نام اور مصنف کا نام اپنے لائبریری کارڈ پر لکھ دیں، بڑے بچے اخبار پڑھ کر روزانہ کی اہم خبریں پبلسٹی بورڈ پر لکھ دیا کرتے تھے۔

افسوس کہ ان کوششوں کی اب صرف یاد باقی رہ گئی ہے۔

**مولانا شبلیؒ کا انٹرویو:۔** ایم اے او کالج علی گڑھ میں اساتذہ کا تقرر ہو رہا تھا۔ مولانا شبلیؒ بھی انٹرویو کے لیے بلائے گئے۔ جب وہ وقت مقررہ پر پہونچے تو سر سید نے انہیں لائبریری میں بٹھا دیا اور یہ کہکر چلے گئے کہ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔ الماریوں کو تالے بند تھے۔ مگر شیشوں سے کتابیں نظر آ رہی تھیں۔ شبلی صاحب ٹہل ٹہل کر کتابوں کا جائزہ لیتے رہے۔ سر سید گھوم پھر کر آئے تو فرمایا کہ "اب آپ کا انٹرویو کل ہوگا" دوسرے دن جب وہ تشریف لائے تو تالے کھلے ہوئے تھے اور وہ کتابیں نکال نکال کر دیکھ رہے تھے۔ پھر سر سید تشریف لائے تو فرمایا کہ اب آپ کا انٹرویو کل ہوگا۔ اس دن لائبریری میں ایک میز بھی لگی تھی اور لکھنے کا سامان بھی تھا۔ اب شبلی صاحب کتابیں دیکھ بھی رہے تھے اور لکھ بھی رہے تھے، حسب معمول تھوڑی دیر کے بعد سر سید آئے اور فرمایا "مولوی شبلی آپ کا انٹرویو ہوگیا۔ اور آپ کالج کے استاد مقرر ہوگئے۔ اس سے

دم ہوتا ہے کہ سرسید کی نظر میں کتب بینی کی کیا عظمت تھی۔

آج جو اساتذہ مقرر ہوتے ہیں ان کی کتب بینی صفر سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اسی لیے ان کا وہ وقار ں ہے جو پرانے اساتذہ کا تھا۔ میرے انگریزی کے استاد پروفیسر ادیب اردو فارسی اور سنسکرت پر بھی گہری رکھتے تھے۔

**ب شاپ کی سیر:-** حضرت مولانا نے اس پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ کتابوں کی دوکانوں کی سیر ایک بڑی صد تفریح ہے اس سے وسعت نظر اور ذوق مطالعہ کے علاوہ کبھی کبھی حیرت انگیز فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ ایک م طالب علم جس نے آئی اے ایس میں ٹاپ (TOP) کیا تھا، اس کا قصہ بہت دلچسپ ہے۔ یہ حضرت کتابوں دوکانوں کی سیر کے عادی تھے۔ انٹرویو کے قریب جب دوکان کا دورہ کر رہے تھے تو ایک جدید ترین کتاب ظر پڑی اس کو انہوں نے دلچسپی سے دیکھا اور اس کا بغور جائزہ لیا۔ اتفاق سے ممتحن صاحب بھی اسے دیکھ ئے تھے۔ اور اسی پر انہوں نے اپنے بہت سے سوالات مرتب کر لیے تھے ہر امیدوار سے اسی پر سوال کرتے ے جواب نہیں ملتا تھا۔ لیکن جب یہ پہونچے تو اس کے ہر سوال کا جواب آسانی سے دیتے رہے اس لیے انہوں بہت اونچا اسکور کیا اور اول آگئے۔

مگر ایک افسوس کی بات یہ ہے کہ عربی اور اردو کتابوں کی دوکانیں اس طرح ترتیب نہیں دی جائیں کہ ث گھوم پھر کر کتابیں دیکھ سکیں۔ خواہ انہیں کوئی کتاب خریدنا نہ ہو، لیکن انگریزی بک اسٹال ہندوستان ں بھی ایسے ہیں کہ لوگ وہاں تقریباً جا سکتے ہیں اور جاتے ہیں۔

**درسیات اور عمل:-** آج کل انگلستان اور امریکہ میں درسیات کو عمل سے جوڑنے کا کام بڑی زی سے ہو رہا ہے ورجینیا میں نیا نصاب تعلیم پبلک کے مشورے کے لیے پیش ہوا۔ چھ سو مرد اور عورتوں نے نصاب پر رائے زنی کی مجلس میں حصہ لیا۔ عام مشورہ یہ تھا کہ عمل پر زیادہ زور دیا جائے۔ ایک ماں نے بگڑ کر ہا ورجینیا کے اعلیٰ عہدیداروں کے نام بتا کر کیا کروگے پہلے بچوں کو لائن سے کھڑا ہونا سکھاؤ۔ انگلستان میں سے علیمی کیپسول (CAPSULE) تیار کیے گئے ہیں جو بچوں کو عملی ترجیحات کی طرف موڑتے ہیں اور بچوں کو اپنی لچسپی کے مضامین خود چننے کا موقع دیا گیا ہے۔ امریکہ میں درسیات کے باہر بچے بہت سے کام کرتے ہیں مثلاً جینڈ میں ایک طالبہ کو ہر ہفتہ ایک ضعیف یہودن کی خدمت کے لیے جانا پڑتا تھا۔ اور ہیوسٹن میں ایک طالب علم و ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے ہفتہ ہفتہ جانا پڑتا تھا۔ ایک چھوٹا بچہ (عمر دس یا بارہ سال) اس کو ایک سرٹیفکٹ انسداد منشیات کی مہم میں حصہ لینے کے لیے ملا تھا ہونہار بچے اپنا فاضل کریڈٹ حاصل کرنے کے لیے چھٹیوں میں قومی خدمات کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کا اسکور بڑھتا ہے۔ ہمارے یہاں ایسی

کوئی ترغیب نہیں ہے اور عوتی عمل کیلئے حسن اخلاق کو ذریعہ بنانا اور ریاضت کا بوجھ گھٹانے اور سلسلہ گفتار مختصر کرنے کیلئے ضروری ہے۔

**درسیات اور تحقیق** :۔ قومی معیار تعلیم کی ایک حالیہ کانفرنس میں جو واشنگٹن میں منعقد ہوئی تھی ، نیشنل ریسرچ کونسل کے چیئرمین اس پر زور دے رہے تھے " کہ نہ صرف سیکھنا اور مشق کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ طلباء میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت بھی ہونا چاہیئے ، اس صلاحیت کو حاصل کرنے کیلئے راہ تحقیق سے گذرنا ضروری ہوگا تاکہ طلباء صرف الفاظ اور اصطلاحات کے الٹ پھیر میں گم نہ ہو جائیں بلکہ تفکر اور تدبر کی طرف مائل ہوں ۔

**جاپانی اسکول** :۔ کہتے ہیں کہ واٹرلو ( WATRLO ) کی لڑائی کھیل کے میدان میں لڑی گئی اور جاپانی معاشیات کی جنگ کلاس روم میں لڑی گئی ۔ ایک امریکی استاد جو دو سال سے وہاں پڑھا رہا ہے کہتا ہے کہ یہاں اسکول کا ڈسپلن ایسی سخت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ملٹری اکاڈمی ہے ۔

۱ ۔ جاپانی بچے صبح کو ۲۵ سے ۳۰ منٹ اسکول کی صفائی کا کام کرتے ہیں اور غسل خانے وغیرہ بھی صاف کرتے ہیں

۲ ۔ بچے ایک دوسرے سے افضلیت کا نہ کوئی لباس پہن سکتے نہ کوئی چیز استعمال کرسکتے ہیں ۔

۳ ۔ ہاتھ میں گھڑی باندھ کر نہیں آسکتے ۔ ۴ ۔ رنگین جوتے نہیں پہن سکتے ۔ ۵ لڑکیاں بالوں میں ربن نہیں لگا سکتیں ۔ ۶ ۔ بالوں کو رنگ نہیں سکتیں ۔ ۷ ۔ خوشبو لگا کر اسکول نہیں آسکتیں ۔ ۸ ۔ میک اپ نہیں کرسکتیں ۹ ۔ گھٹنوں سے اونچا غرارہ نہیں پہن سکتیں ۔ ۱۰ ۔ آرائشی لباس نہیں پہن سکتیں ۔ ۱۱ ۔ جاپانی بچے نشہ کی کوئی چیز استعمال نہیں کرسکتے ۔ ۱۲ ۔ اسکول میں چھری چاقو کی وارداتیں نہیں ہوتیں ۔ ۱۳ ۔ جاپانی بچے اسکول سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ اسکول چھوڑتے وقت زار و قطار روتے ہیں ۔ ۱۴ ۔ جاپانی شہروں میں ہر شام کو لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا جاتا ہے کہ اب چھ بج گئے ہیں اور بچیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا کام سنبھالیں اور گھر چلے جائیں ۔

۱۵ ۔ جاپانی استاد اور شاگرد میں گہرا ربط ہوتا ہے اور جاپانی اسکول جاپان کی زندگی کی بھرپور نمائندگی کرتے ہیں ۔

مختصر یہ کہ حضرت مولانا کا یہ اشارہ کہ طلباء کو مطالعہ اور عمل کی طرف موڑ دینے کی ضرورت ہے وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ، اس پکار پر عالمی تفکر جاری ہے اور مغربی ممالک کے نصاب تعلیم میں تیزی سے تبدیلی لائی جا رہی ہے کیونکہ علوم کا بوجھ بڑھ رہا ہے اور وقت کی کمی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ، اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے نئی تکنیک کا استعمال شروع ہو گیا ہے مثلاً قرآنی تعلیمات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ایک کیسٹ میں بھر دیا گیا ہے جس کا نام " عالم " ہے ، دینی مدارس میں بھی درسی نصاب کے علاوہ غیر درسی طریقہ پر سائنس اور دیگر علوم جدیدہ کا ذوق پیدا کیا جاسکتا ہے ۔ بعض ملکوں میں یہ تحریک چل رہی ہے کہ اخلاق کا ایک عملی اور معیاری نصاب ماؤں کے ہاتھ میں دیا جائے کہ اپنے گھروں میں چلائیں ۔ تاکہ نصاب کا ایک حصہ گھروں میں پورا ہو جائے اور مدرسہ کا کام اس پر عمل درآمد کرانا ہو ، جس کیلئے کسی درسی تنظیم اور گھنٹے کی ضرورت نہ ہو ۔ احقر نے سلسلہ " قرآن آپ سے مخاطب ہے " گھر کے درسیات کے طور پر تیار کیا ہے جس کی ایک قسط صرف ۵ منٹ میں سنائی جاسکتی ہے ۔